بعون صانع حکیم بیچون و فضل خلاق زمین و زمان

گلدستۂ انانیت

در مطبع نامی منشی نولکشور طبع مزین مقبول جهان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخمس اول

دل ہر گھڑی کے خوف سے خطرے سے نکل گیا
شکر خدا عدو کے بھی پنجے سے نکل گیا
درد و غم فراق جگر سے نکل ...
اور رقیب یار کے گھر سے نکل ...
مریخ آج برج قمر سے نکل گیا

حسرت یہی رہ گئی دل ناشاد کو مرے
اندیشہ دور ہجر کا اس درجہ تھا مجھے
کچھ تو نے نہ پایا شب وصل کے مزے
ہونے نہ پایا وصل بھی ... میں صبح
دم شام ہی کو خوف سحر سے نکل گیا

نکلی نیام سے جو وہ شمشیر آبدار
کہنے لگے نڈھال ہو کے فوراً کیا فرار
بولا فلک میں یہ مہ نو ...
تیغ ادا کی ... میں جو ...
شرمندہ ہو کے چاند سپہر سے نکل گیا

دانتون مین اوسکے آب ہی اللہ کسقدر
چہرا و طرف کی ہوئی از سلوم سب دہر
محفل مین ہنس پڑا جو میرا غیر فتنہ گر
دندان صاف سے وہ زبان اگلی نظر
اپنی نگہ کا تار گلشن سے نکل گیا

اوسنے کہا کہ حال کچھ اپنا بیان کر
کیا میرے عشق نے ترے دل میں کیا اثر
مین بولا کیسا عشق ترا دھیان ہے کدھر
الفت کا راز اوس سے چھپایا تو تھا مگر
آنسو تھا دیدۂ تر سے نکل گیا

دیکھی شگفتگی جو دہان نگار کی
دانتون پہ مین نے جان تصدق نثار کی
کیا آبرو خندہ نے رنگین خاکسار کی
دل نے اوبھارا چاہ سے دندان یار کی
مین غوطہ کھا کے آب گہر سے نکل گیا

پی کر شراب غیر جو تھا نشے ہلے
کیا وا انھون نے بیچ یار ری زادے سے چلے
نکلے نہ دل کے غور قسمت سے جو اوسکے
مستی مین مین لگا ہی تکیا تھا اوپر گلے
بہکا جو پانون ہاتھ کمر سے نکل گیا

قسمت نے مجکو کچھ لیے پہر سے کیا نہال
چوکا وہ خواب ناز سے گہر کا ہوا خیال
چاہا ہزار صبح کا لیکن چھپانا حال
مین نے جو کی تحمید کی تمنا شب وصال
نالہ کلیجہ سے مرغ سحر سے نکل گیا

گستاخ تو مین ہوتا ہون کرنا کو معاف
عاشق تمہا پہلے ناوک تمنے کہہ نہین صاف
تقدیر یک بیک ہوئی مجھے جو بر خلاف
چاہ ذقن کو دیکھ کے بھولی تھا ری ناف
ڈوبا کنوئین مین جیسے بھنور سے نکل گیا

غمزہ غضب نگاہ بلا چال ہے کہری
شوخی ہے کوٹ کر بت چالاک مین بھری

حیرت ہو دل کو عقل میں آتا نہیں پری
شعلہ ہے یا شرر ہے بھلا وہ ہی یا پری
تجلی چمک گئی وہ جدھر سے نکل گیا

دیوانہ کر دیا ہے دل بے قرار نے
پاگل کیا ہے اسکو کسی شیشہ کار نے
جاتا ہوں بار بار میں جو پر نکار نے
دو ہر امکان بنایا ہے رہنے کا یار نے
میں جب ادھر گیا وہ ادھر سے نکل گیا

حاسد کے اعتراض کا دیتا نہیں جواب
کیونکر عدو نہ ہاتھ ملیں کھا کے پیچ و تاب
ایسا ہے خاکسار زمانے میں انتخاب
کیا مرتبہ ہوا ہے امانت کو دستیاب
سو او نگلیان اٹھیں وہ جدھر سے نکل گیا

مخمس دوم

کہاں سے لائیگا اسکے کوئی جواب میں پاؤں
نہ ایسی حور نے بھی دیکھی ہوگی خواب میں پاؤں
حنا کا رنگ ہو ڈوبی ہیں یا شہاب میں چون
پری کے پھر نہیے بہتر ہیں آفتاب میں پاؤں
بجا ہے شمع کی طرح رکھے ہو تو تقاب میں پاؤں

جمال یار کی خورشید میں ہو کو ضیا
خدا کے واسطے اے چرخ تو ہی کھلو تا با
نگہ نہ چشم نہ ابرو نہ وہ بدن کی ضیا
یہ چل سکی کی فرسے مر وش سے کیونکر بلا
نہ پیروں سے ہاتھ نہ ہیں جسم آفتاب میں پاؤں

فروغ آتش حسرت سے جسم جلنے لگے
یہ دسترس ہو قدم تک تو دم نکلنے لگے
جگر یہ خون ہو کہ منہ سے لہو اگلنے لگے
نظر جو آئے وہ تلوے تو ہاتھ ملنے لگے
مدینے ہونگی ری پینے بھی ایسے خواب میں پاؤں

سدا طہارت زاہد کو نام دھرتا ہوں
ازل سے کر وضو میں نماز کی پیڑ تا ہوں

۵

غزل

نگاہ کے زر و ورق گل سے جو مفلس بھر رہا ہوں
کبھی جو اس گل کی پا کو سجدہ کرتا ہوں

وضو کے واسطے دھوتا ہوں میں گلاب میں پاؤں

گئی جو شیشہ مئی کو خمار میں ٹھوکر
جدا کروں میں کبھی سنگ بستان میں
دو بچے کا شیشہ اور شکستگی گو دو
لگاؤں پھر آنکھوں سے اور کھوں سر کو

جو وقت نشہ پڑے ساغر شراب میں پاؤں

قدم میں تو قمر کے جھک پڑا
ہزار راہ میں عالم ہے نور کا سر شام
یہ کوچے کو ہے پا گلو ہے کہ تمام
زمین پہ چاندنی کے شعلے سے ہے گام

ترے الہ میں پائیں جو سوار کا رکاب میں پاؤں

بکر دی میں غضب بلا ہے ساقی
نرالی چال ہے کرتا ہے شیشی پاؤ
کیفیتی عقل میں آتا نہیں کہ ہر گز کیا
یہ کس طرح سے وادی میں چلتا ہے

حقیقۃً تو نہیں ساغر شراب میں پاؤں

کہوں میں کیا غضب کی سیلی تھا
پیتے ہیں تو کسی میں نہیں میں پاؤں
فلک کی سمت شب چار دہ جو ورث گیا
وہیں ہلال ہوا کر کے غش سے پیدا

ترے فرس کا دریا جو ماہتاب میں پاؤں

گلابی یار جو دستی کی طرح چھلکاؤں
زبان سے آہ نکرو نہیں مثل مرغ بلبل
کروں جو ضبط تو عالم کا ہوش اڑ جائے
وہ دل جلا ہوں کہ ملتی نہیں جہاں آگ

لگا دے شیخ کی جا کہ کوئی کباب میں پاؤں

دیا ہے کیا مجھے کیفیت شراب کا جھگڑا
گرا میں شیشہ و ساغر پہ کوئی دم میں گرا
چلن میں کاسہ سرو در جام سے
پکڑے ہاتھ سے سیر اسا لیا پر جدا

[illegible]

کہ اوگھڑاتے ہین اب نشہ شراب مین پانون

وہ شب کو عالم رویا مین پاس میرے آئے
جگایا طالع خفتہ نے دفعتہ اوی وسکے
کھلی جو آنکھ تو کہہ کے ہم کو چلائے
گیا وہ چشم زدن مین ہمارے ہاتھ سے ہاے

لگانے پائے نہ آنکھون سے اوسکے خواب مین پانون

یہ کل کی بات ہی مین عاشق نہین تھا اوسکی
شب وصال سمجھے ہر روز اوٹھا مقام سے
اب ایسا تو نے فلک کر دیا حقیر مجھے
سوال وصل کا کرتا ہو نہین جواب سے

خدا کی شان دکھلاتا ہی وہ جواب مین پانون

گدا کو زور سے تھے سلطنت دکھا سکتی
شراب سم سے فلاطون کو بھی پلا سکتے
ملک سا نہ آنکھ جوانی مین تھے لا سکتی
ہین اب تو یہ نہین ہاتھ بھی لا سکتے

نکالے بیت سے تھے عالم شباب مین پانون

غنی ہے زمین ہو اسمان ہی تنگ دستی مین
خدا کی بھول گیا یاد کی پرستی مین
اجل کا خاک نہین دھیان جوش مستی مین
غم در وہ کیا ہے شباب مستی مین

بلا کی موج نے پھیلائے ہین حباب مین پانون

خیال نشہ ہی کا گیا نہ دل سے کبھی
مدام میکدہ وہ ہر مین تہی رہی جو جبھی
تلاش بادہ مین لب پر نہ ہاتھ سے دی
وہ زندہ ہون رمضان مین چلا جو پیاس سے جی

ڈبوئے جوش سے جھک کر خم شراب مین پانون

یہ جیسا سوختہ جان دہر مین کوئی ہوگا
نہیں فنا بھی رہا یا ہمی بند دام بلا
گردش نصیب کی خوبی کا ہای کیا شکوا
وہ صید ہون کہ چلے پر بھی مین ہانہ ہوا

بندھی ہین رشتہ باریک کباب مین پانون

[illegible]

غزل

[illegible]

گندے ہاتھ اوٹھا مستعد ہو سر اجل — عدم کا کوچ زمانے سے آج ہے یا کل
خدا کے واسطے کر اب تو کوئی نیک عمل — بتون کو چھوڑ امانت فراشادہ چل
زہے نصیب جو اوٹھے رہ ثواب مین پانون

مخمس سیوم بر غزل میر تقی صاحب

میری وحشت کا جو کچھ حال سنا میری بعد — ہو گیا جوش جنون حد سے سوا میری بعد
سونا جنگل جو نظر اوسکو پڑا میرے بعد — آکے سجادہ نشین قیس ہوا میری بعد
نرہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد

باغ عالم مین وہ بلبل ہون کہ ہون جان چمن — مین نہونگا تو نہوگا کوئی خواہان چمن
پھاڑ ڈالینگے گریبان کو جوانان چمن — منہ پہ رکھ دامن گل روئینگے مرغان چمن
باغ مین خاک اوڑائیگی صبا میرے بعد

کیا کہون وسکو کہ ہے وہ تو نہایت کمسن — یاد کا ہیکو رہینگے اوسے طفلی کے یہ دن
سب یہ ظاہر ہے دیتا ہو نہین حال باطن — اب تو ہنس ہنس کے لگاتا ہے وہ مہندی لیکن
خون رولائیگا اوسے رنگ حنا میرے بعد

سنسناہٹ سی اک اوٹھتی ہے بدن مین ہر صبح — جان آجاتی ہے گویا مرے تن مین ہر صبح
آہ بھر کر یہی کہتا ہون کفن مین ہر صبح — وہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن مین ہر صبح
پہلے مین جاتا تھا اور باد صبا میرے بعد

مین ہی لوٹتا کہ بدلتا تھا تری غنچہ دہن — کبھی اغیار نے دیکھا نہین پھر گل سا بدن
ون اوتاریگا ترے بعد تیرا پیراہن — چاک کرتا ہے ابھی غم سے گریبان کفن
کون کھولیگا ترے بند قبا میرے بعد

غزل

میں ہی دیوانہ اکیلا نہیں صحرا میں ہوں
کتنے تلوؤں کا ابھی مجھکو بہانا ہے خون
بعد میرے مجھ سے ہزاروں ہونگے بہت مجنون
تیز رکھنا سر ہر خار کو اے دشت جنون
شاید آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد

یک بیک دوستو الٹا یہ زمانہ ایسا
نہ حسینوں کی رہی آنکھ میں کچھ شرم و حیا
جان عشاق پہ کرنے لگے معشوق جفا
کیا عجب مرقد لیلیٰ سے جو نکلے صحرا
میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد

مرگیا جب کہ امانت تو پھری کچھ تقدیر
جیتے جی تو نے خبر لی نہ ذرا کی تدبیر
غم ہوا اوسکو بہت ہو گئی حالت تغییر
بعد مرنے کے مری قبر پہ آیا وہ مسیح
یاد آئی مرے عیسیٰ کو دوا میرے بعد

مخمس بر غزل میان فلق صاحب

نگاہ عاشق شیدا کے جو قصد دل کا
جو اسکے آنکھ دکھاؤ نہ آیا دل کا
بہت دنوں سے شکایت ہے مشغلہ دل کا
ادا سے دیکھ کے جانا ہو گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

نہ پوچھو دوستو مجھ کس غضب میں ستمگر ہیں
خموش رہتے ہیں گو منہ سے انکا بستی ہیں
ستم اٹھاتے ہیں ان کے جفا میں ستمگر ہیں
وہ ظلم کرتے ہیں ہم پر تو لوگ کہتے ہیں
خدا بچائے نہ ڈالے معاملہ دل کا

کسی کی زلف کا مفتوں ہوں جوش وحشت سے
جنوں میں طوق سلاسل سے کس کو نفرت ہے
قدم کو چوم لیوں گے غل سے کم الفت
وہ زندہ ہوں کہ کبھی جھکے سے بیعت ہے
ملا ہے گیسوی جاناں سے سلسلہ دل کا

شب فراق کا تھا دل پہ قہر و غضب | تڑپتا تھا دل وحشت و رنج و تعب
کئی دنوں سے یہ سوچتا ہوں کیجیے کیا اب | امید صبح میں کرتا ہوں جاگ کے میں شب

جنوں میں زور نکالا ہے مشغلہ دل کا

ادھر سے اور چلے ہیں کاروان [illegible] | ہر ایک کو اپنے مسافر کا ہے تیار [illegible]
نہ کب تلک دل گم گشتہ کی خبر لیجیے | پھرا جو کوچہ کاکل سے کوئی [illegible]

شتاب سے لٹ گیا بستی میں قافلہ دل کا

پھنسا ہوں فصل گل میں [illegible] | پھنسا ہوا ہوں [illegible] چمن کی ہوا
پھر اندھا [illegible] | بہار آتے ہی کنج قفس نصیب ہوا

ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا

ہوا [illegible] | ہوا ہے باغ جوانی میں [illegible] خزان
عجب بہار چمن [illegible] | ہزار فصل گل آئے [illegible]

گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا

قرار ہو جگر سے بھلا مجھے کب ہے | تڑپ تڑپ کے گذاری فراق کی شب ہے
سوا ہے گل سے بھی کچھ درد دل [illegible] | خدا ہی خیر کرے آج رنگ بے ڈھب ہے

تپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا

کبھی ہو مجھ سے امانت سے آئینہ و صفا | ستم [illegible] کی بات اپنی [illegible] خلاف
یہاں تو داد کسی نے نہ دی [illegible] | خدا کے سامنے اپنا ہے فیصلہ انصاف

بتوں سے حشر میں ہوگا مقابلہ دل کا

تخمیس مخمس بر غزل میاں صبا صاحب

غزل

۱۰

دیکھیے ان گلعذاروں کی قضا دو چار دن
زندگانی کا اوڑا لیجیے مزا دو چار دن

اس چمن میں نخلِ الفت کھینچ اور چار دن
مغتنم ہے باغِ عالم کی ہوا دو چار دن

صورتِ گل ہے یہاں نشو و نما دو چار دن

غور تم کو چاہیے اپنے مآل کار پر
آمد آمد ہے خزاں کی حسن کے گلزار پر

بل نہیں لازم ہے اتنا گیسوئے خمدار پر
سبزۂ خط کا نمو ہے چاند سے رخسار پر

اور رخ پر چھوڑ تو زلفِ دوتا دو چار دن

یا تو میری آنکھ سے اک پل نہ ہوتا تھا نہان
عید کے دن چھپ بیٹھے ہم سے یہاں

یا چھپا یا منھ کو ایسا کچھ نہیں جس کا بیان
اوبت کافر تیری اقدر ہی بے پروائیاں

آشنا دو چار دن نا آشنا دو چار دن

آج کل اوسکو غرور حسن سے حد سے سوا
واسطہ خالق کا دیکر کی جو میں نے التجا

گفتگو میں طاق ہی رکھا نہیں شرم و حیا
مدعا ہی وصل سنکر وہ صنم کہنے لگا

بیٹھ کر مسجد میں کر یاد خدا دو چار دن

جلوۂ ہستی سے میں نے قطع کی جب دوستی
چوڑی دامن کا جہان میں یا تو تھا جو سرگرمی

آنسوؤں نے تر کیے روز آستین قاتل نے کی
منھ گریبان چاک کر کے پی کے اک وحشت رہی

دار ہی اوس شوخ نے بند قبا دو چار دن

کیا کہوں کیا کیا تصور میں مجھے سوجھا نہ تم
آنکھیں روشن کرنے کو تشریف یاں لائے نہ تم

پر شب فرقت میں ہیں ہم بے کھڑے نہ تم
پڑا اندھیرا ہے اک رات بھی آئے نہ تم

چاندنی کیا ہو گی اے مہ لقا دو چار دن

لے چلونگا آج اپنے گھر تجھے میں کھینچ کر
اعتبار ان جھوٹی باتوں کا نہیں ہر گز مجھے

مانونگا کبھی فقرہ کسی ودانکے ‌سے — دادِ وعدہ تیرا قربان ترے وعدہ کے

ایک دن سے ہو گئے ہیں وفا دو چار دن

مدون ہو ناشہ ہیر اعلیٰ کو او نا کو فنا — یہ مسافر خانہ ہے اے غافلو عبرت کی جا
غفلت دنیا میں کیا تو کیا فقیروں کو لیا — روز آتی ہے اب گورِ غریبان سے صدا

شادی و غم سے ہیں شاہ و گدا دو چار دن

لیے پھول دین مجکو ہر اوس گل نے یان — تو دو ہی تیرا کوئی لب کھول سکتا ہے زبان
لا وزیگی باغ میں جب آگئی فصلِ خزان — نکہتِ گل پھر کہان باد بہاری پھر کہان

باندھ سکے ہیں باغبان اپنی ہوا دو چار دن

ستا ہون بوسہ گیسو تو دیتا ہے صدا — ہوش میں آ و علاج اپنا کرو پھر جدا
کرتا ہون تو نازل سر پہ ہوتی ہے بلا — وہ پری کہتا ہے دیوانہ بنا کر زلف کا

فصد لو اپنی کرو جا کر دوا دو چار دن

ن میں والیں دید کھاتے ہیں نقاب — اوٹھ گیا جب شرم کا پردہ کہانکی پھر نقاب
ہمان یہ بھی نظر میں لایا خانہ خراب — پھر کہان اونکی جتیون پر نہ ہو گی جواب

دید ہے قابل ہے آنکھوں کی حیا دو چار دن

ہر جو چیز تیج میں جو جام محبت ہیں چکے — بات یہ زیبا نہیں ہے تاجدار و نکو لیے
ہے ہیں سکون کی سمت سے دید ہے — پڑیان کبھی بھی نہ گھیں یا نہ نگھیں دیکھیے

ہے شرف پھر سر و بال ہما دو چار دن

ہوتا ہی دل گلگشت میں وقت سحر — موج بادِ صبح موج می کا رکھتی ہے اثر
لو اک طرف مجکو یہ آتا ہی نظر — زاہدون کی رال ٹپکے گی می گلرنگ پر

۱۱

گر یہی یون ہی گلستان کی ہمواو دہا ر دن

ہاتھ میں تسبیح رکھے فقر کا جو ذاکر ہے	[illegible]
حال وہ پھیلا ہے سر اپنا زیر جبین	[illegible]

[illegible] ہر [illegible] ادسا اور بہار دن

یاد کر آئے اداست ہکو اکثر باغ میں	ہر چند کہ بانا ہو کہ ہر پھول [illegible]
[illegible] ہیں دن پھر باغ میں	یاد گار کون چلے ہر روز چلا کر باغ میں

[illegible] ہوا اسا اور بہار دن

شعر قطعہ [illegible]

سو یار آرام سے عالم مجھکو سونے نہ دیا	ہو گئے ہر بات میں [illegible] مجھے سونے
گالیاں دیکھے جلے مجھے سونے نہ دیا	رات ہر چند رہی کم مجھے سونے [illegible]

صحبت یار نے اکدم مجھے سونے نہ دیا

شب کو آیا وہ مرے گھر میں جو ہمراہ رقیب	[illegible] سے رہا حال دل زار رقیب
یا میں بیٹھا کبھی اوٹھا کبھی لیٹا میں قریب	رات آنکھوں میں کٹی رنج ہوا وصل نصیب

صحبت یار نے اکدم مجھے سونے نہ دیا

شب کو ہاتھ اوسنے لگانے نہ دیا ہو کے بہم	کوئی بس میں نے نہ دی اور بہت [illegible]
سنگدل وصل کا راضی نہوا ای ستم	جاگتے جاگتے پتھرا گئیں آنکھیں

صحبت یار نے اکدم مجھے سونے نہ دیا

میں جھکو نہ ملا آنکھوں کے جھپکا نے [illegible]	غل مچایا کبھی وہ محو ہوا [illegible]
کبھی او بیٹھا یا کبھی زلف کے سلجھانے [illegible]	کہ کد کدی کی کبھی چٹکی کبھی لی

غزل

[illegible]

۱۳

ہوا وصل اوسکا میسر جو قضا را مجکو — اثر طالع بیدار نے مارا مجکو
رات بھر چھیڑا کیا وہ ستم آرا مجکو — جب ذرا آنکھ لگی ساتھ پکارا مجکو

صحبت یار نے اکدم مجھے سونے ندیا

سو گیا وہ تو سر شب کو مقدر جاگے — وصل کی آس ہوئی سحر کے [illegible] بھاگے
بیقراری میں کمر بند کے توڑے دھاگے — کبھی زانو پہ رکھا ہاتھ کبھی ادھر آگے

صحبت یار نے اکدم مجھے سونے ندیا

شب کو یاد آئی سے وہ پاس مرے سو تو رہا — پہ رہا نیند میں عاشق کی طرف کو کھٹکا
نہ ہوا صبح تلک وصل قیامت کی ہے جا — ہاتھ جب میں نے لگایا وہ برابر چونکا

صحبت یار نے اکدم مجھے سونے ندیا

ہو گیا ہائے غضب لطف ملاقات و سنے — پیش جانی کوئی تا صبح نہ دی گھات اوسنے
رات بھر چھونے دیے پاؤں نہ بھاتا سینے — ہاتھ میں ہاتھ لیے میں نے تو دی لات اوسنے

صحبت یار نے اکدم مجھے سونے ندیا

کروں کیا حال شب وصل اہانت اظہار — آیا قابو میں جو وہ جانے رہے صبر و قرار
ہو غضب جانے کبھی اوسکے کبھی چھیڑے رخسار — صبح تک آنکھ نہ جھپکی سبب بوس و کنار

صحبت یار نے اکدم مجھے سونے ندیا

مسدس ہشتم

کسی کے عشق میں کوئی نہ مبتلا ہووے — کسی کا دل نہ کسی شخص سے لگا ہووے
کوئی نہ محرم محبت کا آشنا ہووے — مریض عشق کا کوئی نہ اسکے خدا ہووے

[illegible]

کسی کا دل نہ الٰہی غم و الم میں رہے
کوئی نہ گیسوی جانان کے پیچ و خم میں رہے

کوئی جہان میں نہ بیمار ہو محبت کا
بتوں کے عشق میں سوا نیا ن میں جی سوا

یہ وہ مرض ہے کہ عیسیٰ سی ہو نہ جسکی دوا
قسم خدا کی یہ مطلع کسی نے سچ ہے کہا

یہ عشق وہ ہے کہ بیٹھے کو دم میں آپ کرے
لگائے دل وہی جسکو خدا خراب کرے

عزیزو یہاں یہ فن عاشقی برا ہے کمال
نہ پوچھو دل پہ گذرتے ہیں جو کہ رنج و ملال

جسے ہو عشق کسیکا اوسی سے پوچھو حال
ہمیشہ رہتا ہے معشوق ہی کا اوسکو خیال

اوسی کے دھیان میں لیل و نہار رہتا ہے
اوسیکو دل سحر و شام یاد کرتا ہے

ہمیشہ رہتا ہے معشوق ہی میں دھیان لگا
اوسیکا آنکھوں میں پھرتا ہے روز و شب نقشا

اوسیکا ذکر اوسی کا ہے ہر گھڑی چرچا
کچھ اور دل کو خوش آتا نہیں سوا اوسکی سوا

اوسکی زلف کا سودا مدام رہتا ہے
اوسیکا لب پہ شب و روز نام رہتا ہے

غرض کہ حال میں اپنا کہوں عزیزو کیا
ہمیشہ ہالہ کی صورت میں اوسکے گرد رہا

دل خراب ہے اک طفل مہ جبین پہ فدا
پر اوسنے بھولکے بھی میری سمت نہ کیا

ملا جو راہ میں گالی صاف دی اوسنے
تباہ کر کے مجھے پھر خبر نہ لی اوسنے

ہنسا پر ایک بیچ وہ گل اور مجکو رلوایا
کبھی نہ رحم اوسے میرے حال پر آیا

غزل

۱۵

جو جو عشق مین اوسکے جو مین نے دکھ پایا
شب فراق کے صدمے اوٹھائے غم کھایا

رہا خیال اوسیکا ہر اک گھڑی مجکو
کسی طرح سے عزیزو نہ کل پڑی مجکو

دل اور جان سے ہمیشہ رہا مین اوسپہ فدا
جہان کے سایہ عاشق سے کی گریز سدا
پر اوسکے دل مین مرے عشق نے اثر نہ کیا
کسی طرح وہ پری رو نہ میرے ہاتھ لگا

نہ ہنس کے مجھ سے کبھی بات کی نہ شاد کیا
کباب دسکو اشک بہا کر نہ مین نے یاد کیا

تڑپتا ہجر مین اوسکے رہا میرا دل زار
بن اوسکی دید کے آیا کبھی نہ مجکو قرار
رہی اوسی میرے ملنے سے سیکڑون ہی عار
پہ وہ ہمیشہ رہا میری شکل سے بیزار

کبھی نہ اوسنے مری بات کا جواب دیا
پھر اسکے منہ دل مضطر کو اضطراب دیا

اکیلا مجکو جدا کرکے وہ ستمگر ہا
خدا کے واسطے مجھ سے تو کیون نہین ملتا
تو وان نہ منت و زاری پہ مین اوس سے کہا
بتا دے مین نے ترا کونسا قصور کیا

جو کچھ قصور ہوا ہو تو بخش دے للہ
ترے فراق مین ہے اب بہت ہی حال تباہ

ترے سوا نہین کچھ اور مجکو بھاتا ہے
لبون پہ دم ہی غم ہجر جان کھاتا ہے
ترا خیال مجھے ہر گھڑی ستاتا ہے
کلیجہ منھ کو مرے بار بار آتا ہے

نہ چین آتا ہے دن کو نہ شب کو سوتا ہون
ترے فراق مین منہ ڈھانپ ڈھانپ روتا ہون

غزل

۱۶

کسی روش نہین باغ جہان مین دل کو قرار — کسی چمن کی خوش آتی نہین فضا و بہار
گلون کی دید سے ہوتا ہے بے کلی مین خار — تری جدائی مین روتا ہون مثل ابر بہار

نہ گل سے کام نہ بلبل سے کام ہے مجھکو
ہمیشہ ورد زبان تیرا نام ہے مجھکو

ترا ہی تذکرہ رہتا ہے لب پہ آٹھ پہر — غم فراق سے ہر لحظہ حال ہے ابتر
اب اپنی زندگی آتی نہین ہے مجھکو نظر — قلق مین درد مین کرجاؤنگا جہان سے سفر

اسی طرح سے رہا کچھ دنون جو حال مرا
تمھارے ہجر مین ہو جائیگا وصال مرا

خدا کے واسطے بولو تو منھ سے ایک ذرا — تمھارے چپ سے تو گویا مجھے ہے قتل کیا
ملاؤ آنکھ نہ چھیپو اجی برائے خدا — کوئی زمانے مین ہوگا نہ بیوفا تمسا

کچھ اب تلک نہین معلوم دل کا حال نہین
ہمارا دم سے نکلتا نہین خیال نہین

یہ بات سنکے وہ مغرور ہنس کے یون بولا — مرے ملے سے بھلا آپکو ہے حاصل کیا
جہان مین مجھسے ہین معشوق سینکڑون پیدا — جو ہو گئے ہین نظر سے مرے دل و سینہ فدا

کسی طرح نہ مین حضرت کے پاس آؤنگا
ملونگا غیر سے اور آپ کو جلاؤنگا

خیال ہے مجھے رسوا نہونگا اپنی مدام — نہ راہ مین کبھی کرنا مرے سلطان کا کلام
زبان لیجئیگا ہے نہ میرے وصل کا نام — پری ہون نہین مثل انسان ہو بھلا کیا کام
خدا کو اور آگے سے میرے نکل جاؤ — فروغ آتش رخ سے کہین نہ جل جاؤ

[illegible] سخت امانت سی یار نی جو لیا ۔ تو اوس کو بھی دل حسرت زدہ کو رنج ہوا
جھکا کی پائی گردن و بلنی گھر کو پھرا ۔ نہ قصد مین نے کیا پھر کسی سے ملنے کا

کسی حسین کو دل اپنا نہ پھر دیا مین نے
نہ نام عشق کا بار دگر لیا مین نے

ترجیع بند ہشتم

ہے کہین جان نہ ہماری الفت تیری ۔ بڑھ گیا درد جگر گھٹ گئی طاقت تیری
عشق مین شکل ہوئی کیا یا امانت تیری ۔ لوگ پہچانکے کہتے ہین شباہت تیری

کیسے غم مین ہوئی ہے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

اب تو جینے کی توقع نہین یہ غیر ہی حال ۔ صد ہزار حسرت سے اغلب ہے کہ ہو جاے وصال
جو عیادت کے لیے آتا ہے سنکر احوال ۔ اشک بھر لا کے وہ آنکھون مین کرتا ہی سوال

کیسے غم مین ہوئی ہے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

دوستون نے مجھی دیکھا جو بہت حال تباہ ۔ سب لگے کہنے کہ لله نہ غم کھا لله
لا ہین اوسکو سمجھے حسرت یوسف کی ہو چاہ ۔ حال سے اپنے ہمین ہر خدا کر آگاہ

کیسے غم مین ہوئی ہے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمین دیکھ کے صورت تیری

نہ وہ صورت نہ وہ شوکت ہے نہ وہ رعنائی ۔ رنگ تبدیل ہے منہ پر ہے اوداہی چھائی
کوئی دیوانہ بتاتا ہے کوئی سودائی ۔ کوئی کہتا ہے کہ کیا تجھ پہ تباہی آئی

١٧

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھکے صورت تیری

جسنے دیکھا مجھے اشک آنکھوں میں بھر لایا
راہ چلتوں کو مرے حال پہ رونا آیا

آہ کی دل سے سیاہ خون جگر غم کھایا
پر زبان سے نہ کبھی آپ سے یہ فرمایا

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھکے صورت تیری

درد کے سینہ عبث دوستو کرتے ہو دوا
حال ایسا تو محبت میں ہر اک غیر ہوا

مرض عشق سے ہرگز نہیں ہوتی ہے شفا
ہاتھ مل مل کے یہ کہتے ہیں جہاں کے حکما

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھکے صورت تیری

گھر سے باہر جو نکلتا ہوں کبھی میں پر غم
کوئی کہتا ہے کہ کیا تجھپہ ہوا ظلم و ستم

دیکھکر مجھکو ہر اک دوست کو ہوتا ہے الم
کوئی کہتا ہے کہ بتلا دے ہمیں سر کی قسم

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھکے صورت تیری

کس ستمگر نے تجھے دیکھے یہ سنایا تو نے
زہر کس طفل پریزاد پہ کھایا تو نے

سب مجھے کہتے ہیں کیا حال بنایا تو نے
خاک میں کسپہ جوانی کو ملایا تو نے

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھکے صورت تیری

بے تاب ترے بیمار کی فرقت میں حرام
اگر چکا ہے مرض عشق نہاں اپنا کام

بوئی انہیں انقلاب ہی کہ ہو جاوی تمام
دو وقت سبا یکطرف کرتے ہیں اصیں کلام

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھ کے صورت تیری

کیا ملا کہتو ہیں سب اسکے لگانے سے تجھے
مارا پانی نے ہے یہ بہر کے کھانے سے تجھے
کام کچھ گل سے نہ بلبل کے ترانے سے تجھے
کھو دیا کسکی محبت نے زمانے سے تجھے

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھ کے صورت تیری

حال زار ایسا امانت کا ہوا زاری ہی
لوگ کہتے ہیں محبت کی یہ آزاری ہی
لب ملک ہی اب آتی ہو دشواری ہی
دے خدا تجھکو شفا عشق کی بیماری ہی

کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے ہمیں دیکھ کے صورت تیری

ترجیع بند نہم

اس رات اوسکی ساتھ مری نیند اوچٹ گئی
طاقت جمال دیکھکے فی الفور گھٹ گئی
باتوں میں صبح ہوئی اور شب پلٹ گئی
بیساختہ ہوا دہن سے نکلا وہ ہٹ گئی

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اوٹھی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

شب بھر میں جاگا ہمرہ یار پری صفات
پایا کیا کچھ داؤں چلی پر نہ کوئی گھات
کیں منتیں ہزار یہ مانی نہ ایک بات
آخر گذر گئی یہی جھگڑے میں ساری رات
دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اوٹھی نقاب کیا مری قسمت پلٹ گئی

ایسی خوشی میں وصل کی نیند آئی کیا جاہوں کہ ہو نہیں اوس سے تابا ہمکنار	جب صبح ہو گئی تو اوٹھا ہو کے [illegible] خورشید کی کرن ہوئی اگر دن سے [illegible]

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

باتیں بنا رہے اوس سے کہ تا میں ابستہ رہ میں نے تو اوسکو وصل کا راضی کیا اودھر	گیا جاتا تھا جلد ایسے ہو جا [illegible] گھر آیا لی اوس طرف کو بجانے لگا

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

شب کو جو ٹھنڈی ٹھنڈی چلی باغ میں ہوا چونکا جو وقت صبح تو دیکھا یہ ماجرا	اوسکے گلے لپٹ کے میں بیہوش ہو گیا بلبل کا اور [illegible] ہے درختوں پہ چہچہ

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

کیا تھے جلال وصل کی شب کا نہیں عیان نوبت ابھی نہ وصل کی آئی تھی دوستان	ایسی کمی ہو رات کہ میں [illegible] نقارۂ سحر کی صدا آئی ناگہان

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

[illegible] صبح وصل کے میں سو گیا [illegible] [illegible] دیکھ کے گردون کی نگاہ دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی	پھر اسکے چونکا نیند سے [illegible] کیا دیکھتا ہوں مہر نکلا [illegible] اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

۳۰

غزل

[illegible]

ولڑھے لیٹے سوتا تھا وہ غیرت قمر نکلا آفتاب سا جو ہوا اوسکا جلوہ گر	مین نے دوپٹہ کھینچ کے چہرہ پہ کی نظر شمع و چراغ ہو گئے گل صبح جانکر
دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی	
کیا وصل کی سحر کی مین تھی کو دن بہار جھونکا ہوا کا زور سے آیا جو ایکبار	وہ مجھ سے ہمکنار تھا مین اوس سے ہمکنار آنچل اوڑا جو رخ سے تو بولا مین بیقرار
دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی	
کروٹ جو اوس نے نیند مین لی سو کے دیر تک چمکا جو اوس قمر کا در گوش یک بیک	گوشہ گیا نقاب کا رخسار سے سرک جاتی رہی فلک پہ ستارونکی سب چمک
دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی	
لیکن چمکہ جعلسازیان مین نے ہزارہا عنقا ہی وصل تھا نہ آیا دام مین پھنسا	کچھ بن نہ آیا وہم مین سیکڑوں وہ مہ لقا مرغ سحر کی آنے لگی دور سے صدا
دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی	
چونکا جو وصل سے سحر وصل لڑ رہا آواز اذان کی آئی جو لٹنے مین پڑا	مین نے کہا کہ رات بڑی ہے نہ ہول کھا بولا کہ لے مین جاتا ہون حافظ تمہارا خدا
دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی	اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

۲۱

[illegible]

جاگا وہ جب پلک نہ اوسے کیا طلب
منہہ اوسکا کھول کر جو رکھا مین نے لب پہ لب
جب سو گیا تو چین پھر آتا تھا مجکو کب
آنچل رخ صنم سے اوٹھانا ہوا غضب

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

سو نہ دیا یا خواب میں اوس سے لپٹ لپٹ
یکبار صبح کی گئی جلد لیے آنکہ جپٹ
کیا جلد رات وصل کی یاد کہ
منہ کھول کے وہ بولا کہ پہلو سے ہٹ

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

تا صبح وصل مین جو رہا یار مست خواب
ملتا اوٹھا جو آنکھ تو وہ رشک آفتاب
وقت سحر کسی نے جگا یا اوسے
بولا یہ ہاتھ ملکے امانت یہ اضطراب

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اولٹی نقاب کیا مری قسمت اولٹ گئی

ترجیع بند دوم

فراق مین یہ غم بے حساب ہے دل کو
نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب ہے دل کو
کہ زندگی کی طرف سے جواب ہے دل کو
خیال یار مین کیا اضطراب

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو

یا اوسکی خدایا بہت مشتاق ہے
ہجر مین صورت نہیں دکھائی ہے
علاج کیجیے کیا کچھ نہیں بن آتی ہے
نہ یار آتا ہے مجھ تک نہ جان جاتی ہے

[illegible]

۲۳

نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دل کو	
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہی دل کو	
[...]زون جو ضبط تو دل کی طپش سے گھبراؤن	خلاف وضع ہی گر کچھ زبان پر لاؤن
[...]فراق یار مین جی کس طرح سے بہلاؤن	غضب مین جان ہی کس سے کہون کہان جاؤن
نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہی دل کو	
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو	
سوال وصل کا کرتا رہا ہی عربدہ جو	جو دل سے کہیے تو سنتا نہین ہے وہ بدخو
[...]یا ہے عشق نے بے دست و پا مجھے ہر سو	نہ جی پہ زور ہے اپنا نہ یار پر قابو
نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دل کو	
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو	
[...]ق یار نے کیا کر رکھا ہی حال تباہ	کوئی نہین مری فریاد کو پہونچتا آہ
[...]تپا رہتا ہون بسمل کی طرح شام و پگاہ	پڑی ہی جان حزین کس بلا مین یا اللہ
نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دل کو	
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو	
وصال یار کی کرتا ہون سیکڑون گھاتین	نصیب ہوتی نہین اوس صنم کی ملاقاتین
[...]بہایا کرتا ہون جی سے ... تلک باتین	تڑپ تڑپ کے گذرتی ہین ہجر کی راتین
نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دل کو	
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو	
[...]اثر ہین مری آہین و لیکن تقدیر	اثر ہے نالہ مین بالکل نہ آہ مین تاثیر

[illegible]

کسی طرح سے نہیں رام ہوتا وہ بے پیر
لبوں پہ دم ہے خدایا کرو نہیں کیا تدبیر

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو

فراق یار کا صدمہ غضب ستاتا ہے
جو اوس سے کہیے تو وہ گالیاں سناتا ہے
سدا وصال کا شوق اپنی جان کھاتا ہے
خموش رہیے تو منہ کو کلیجہ آتا ہے

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو

وصال یار میسر کہاں امانت کو
سنا کیا کرتا ہے وردِ نہاں امانت کو
سدا فراق میں دیکھا طپاں امانت
ہمیشہ ہے یہی وردِ زباں امانت

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دل کو

مخمس یازدہم

الٰہی تیرے ستم ایجاد کیا کیجے
کو منہ کھول کر برباد کیا کیجے
رقیبوں کو شکایت کرکے تیری شاد کیا کیجے
خیال آتا ہے دل کو شکوہ بیداد کیا کیجے

خدا سے بت کافر تری فریاد کیا کیجے

ل گل میں قید ہوتا ہے ستم اپنا
دیکھیں باغ میں کس دن قدم اپنا
دگرگوں حال ہے باد صبا باندھیں ہم اپنا
بہار آئی ہے گلشن میں گھٹا جاتا ہے دم اپنا

قفس کے در کو وا کرتا نہیں صیاد کیا کیجے

آتی طرفداری نہیں بیا
جسے پروا نہو اپنی غم اوسکا ہے پھر جا

غزل ۲۸

[illegible]

شب بھر تا ہی دم اوس بے مروت کی محبت کا — عبث کرتا ہو تو ہمسے خیال اس یار کا شکوا

جو بھولی آپکو ای دل اوسے بھی یاد کیا کیجے

مرا اپنا باغ میں نخوت سی جب سنجاف دی تولا — زبان کو طعن پر ہمسے [illegible] کھولا

قیامت کا دیا بھر کر دل قمری کو جھکولا — مقابل سرو کو پاکر گلستا ںمیں وہ گل لولا

غلام اپنا جو ہو دل سی اوسے آزاد کیا کیجے

یا رہین سیر گلستان وحشت افزا ہی — اوٹھا ہین خاک سی فیر دا قلق سی [illegible]

صنوبر لی ہوس سرو سہی کی کسکو پروا ہی — کسی محبوب کا بوٹا سا قد آنکھوں میں پھرتا ہی

چمن مین دیکھکر ایدل سہی شمشاد کیا کیجے

ہین ہی قصد ہمکو قتل تو کرتا ہی خنجر سے — لہو آنکھوں سے منہ لب سے [illegible]

بیان لیلا ہند وحشت میں [illegible] — جنون کا جوش ہوتا ہی [illegible]

ہمیں جو کا لیان دیجی تو اوسی فصاد کیا کیجے

جدا ہی سر کسیکا تیغ خونریز کی او کہتا ہی — کلیجہ [illegible] میں اپنا بیتابی سی [illegible]

ہر طرف سے [illegible] — لہو پیتا ہی غیروں [illegible] ہمارا دم سکتا ہی

گلے پر پھیر تا خنجر نہیں جلاد کیا کیجے

ہمیں کو غم میں اپنی خون آل آنکھوں سی بہتا ہی — مگر در پردہ قصد ہجر کے وہ شوخ سہتا ہی

جفا میں سبھی وفادار یکا اوسکو پاس ہوتا ہی — ہماری قبر کو ٹھوکر لگا کر یار کہتا ہے

ملا ہو خاک میں جو خود اوسی برباد کیا کیجے

کیا ایک جوش وحشت نے جو دشت نجد دکھلایا — پکارا قیس مولا نا جنون سے دل بہت تنگ آیا

نہ پایا ہم سی خدا کی عشق میں کیا مرتبہ پایا — امانت کوہ پر پہونچا تو یون فرہاد چلایا

٢٥

[illegible]

لیو نہ جان شیرین ہے اب آپ ارشاد کیا کیجیے

مخمس دوازدہم بر غزل شیخ ناسخ صاحب

پست ہمتی تنگ ہیں پر ضبط فغان رکھتے ہیں
حال کھلنے کے لیے بند زبان رکھتے ہیں
قلب فولاد کا ہم سوختہ جان رکھتے
دل میں پوشیدہ تپ عشق بتان ر
آگ ہم سنگ کے مانند نہان رکھتے ہیں

شہسواری کی ہوس میں تجھے حاصل ہے کمال
حق نے اے طفل حسین تجکو دیا ہے وہ جمال
پیر دیرینہ جلو میں ہیں مثال پا
فی سواری تیری دیکھیں تو ہون گ
ہاتھ میں صبر کی جو لوگ عنان رکھتے ہیں

جیسے شمع اغیار سے کی بات نہ نکلی منہ سے
دل میں لاکھ آگ لگی بات نہ نکلی منہ سے
جل گیا طیش سے بھی بات نہ نکلی
بزم جانان میں کبھی بات نہ نکلی
کہنے کو شمع کے مانند زبان رکھتے ہیں

ٹکر یہی کہا کے زمین پر ہے جبین نیلی کی
ہاتھ ملتا ہوں نکلتی نہیں حسرت جی کی
دیکھو ان کس فرخدا سنتہ
ایک مدت سے تمنا ہے ترے وحشی
سر ٹپکتا ہوں صنم پانوں جہان رکھتے ہیں

معرکہ عشق میں ہے سر نہیں فرصت کی ہوس
عاشق سوختہ تن ہیں کرم حق کی ہے آس
نذر کیا تجکو کریں دل ہی بدست آ
مثل پروانہ نہیں کچھ زر و مال
ہم فقط تجھ پہ فدا کرنیکو جان رکھتے ہیں

کھلتی ہیں ادا کی جو نظر سے قاتل
سر کو گوشہ تن میں بھی چلا آتا ہے دل
جان اک آن میں دیتا ہے سپر کر کا
طائر روح کو کر دیتی ہیں کیونکہ

تیر رکھتی ہین پر پر دنہ کمان رکھتی ہین

حسن کا گلشن آفاق مین اوڑتا ہی اثر	دیدہ بازی سی مہر ارنگ ہوا فوج دگر
خوبرو ہوتے نظارہ سے ملائم کا شر	ہوگیا زرد پڑی جبکہ حسینوں پہ نظر

یہ عجب گل ہین کہ تاثیر خزان رکھتی ہین

زندہ دل لوگ پڑھا کرتے ہین غزلین جو سرا	کبھی شاعر نہین مرتا بخدا سچ ہی یہ بات
آبداری سے ہی مصرع تر آبحیات	تازگی ہے سخن کہنہ مین یہ بعد وفات

لوگ اکثر مرے جینے کا گمان رکھتے ہین

لاکھ دولت سی سوا شعر کا فن ہی ناسخ	سکۂ شعر امانت کا چلن ہی ناسخ
تنگدستی کا کسے رنج و محن ہی ناسخ	عوض ملک جہان ملک سخن ہی ناسخ

گو نہین حکم روان طبع روان رکھتی ہین

مخمس سیزدہم بر غزل خواجہ حیدر علی آتش

جب کوئی مرغ چمن گرم فغان ہوتا ہی	سر مین افراط نقاہت سی گران ہوتا ہی
باغبانون مین اگر ذکر خزان ہوتا ہی	آتش نالۂ بلبل سے دھوان ہوتا ہی

سیر گلزار سے ہمکو خفقان ہوتا ہے

پھول سے ہی او حسین گلزار جہان مین لطافت	سرو پر ہین یہ فدا خاک نہین ہی غیرت
بلبلین شیفتہ یان دیوانی ہین یاں طلعت	روی گل کو رخ رنگین سے تری کیا نسبت

قد صنوبر کا یہ بوٹا سا کہان ہوتا ہی

دل کی میزان مین فرمہر تیرا حسن ہی تول	سکۂ ماہ ہے اس چہرۂ پرنور کا مول
رخ روشن کی طرف دیدۂ انصاف کو کھول	وعدۂ شب نگراہی مہر لقا جھوٹ نہ بول

مطلع معما و مطلب

جلوہ گر رات کو خورشید کہان ہوتا ہے

کیا بھلا دل مین ڈرون غیر کی بیداد و سے | ضبط ہوتا ہے ... کہین نا شاد ...
بزم مین آنکھ لڑی ہتی ہے جلا دون سے | باتین کرتا ہون اشارہ ...

دیدۂ شوق سے پہان کا زبان ہوتا ہے

نوک جس دل پہ لگی اوسکی پلک کی کاری | ایک پل مین وہ ہوا جان ...
بیکسی کی ہمدرد ایدل یہ نہین غمخواری | ابروی یار سے قوت ہے ...

تیر کے واسطے سب زور کمان ہوتا ہے

نازکی دیکھکے اونکی نہین کیا کہ سکتے | تجھم بوسہ ہمین ... نہین ...
ایسے معشوق ہین پیدا کہین اب ہو سکتے | فرش گل پر وہ نزاکت سے نہین ...

تن نازک مین رگ گل کا نشان ہوتا ہے

یاد دلدار کی کسقدر رولاتی ہے مجھے | عین دریا مین نگہ خلق کی ...
سر گردون کی زمین پر نظر آتی ہے مجھے | چشم تر عالم ... دکھا ...

برج آلی میری رہنے کا مکان ہوتا ہے

ڈھونڈتا پاتا ہون جو جو مین کبھی مین ... | دھوپ رہتی ہے مجھے چادر ...
اس طرح آنکھ کسی سے نہ ملا ... | زیر دیوار جو ٹھہرون تو ...

سایہ سر پر ہے تو دبلے پاؤن روان ہوتا ہے

پیر خورشید لقا ہو کہ جوان مہوش | جوہر تیغ زبان دیکھکے ہو جاتا ...
ہے غلام شہ مردان یہ بانت ... | جا ہی نامرد نہین بزم مین ...

مصرع تیغ کے مطلب کا بیان ہوتا ہے